تین طلاقیں اور حلالہ
از قلم
مناظر اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی ؒ
منجانب
النعمان سوشل میڈیا سروسز

تین طلاقیں اور حلالہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

برادران اسلام! اسلام ایک برحق اور فطری دین ہے۔ اس میں اصل اور نقل کا امتیاز نہایت واضح ہے۔ جس طرح اس دنیا میں نور کے مقابلہ میں تاریکی ہے' اسی طرح ایمان کے مقابلہ میں کفر' توحید کے مقابلہ میں شرک' سنت کے مقابلہ میں بدعت' اجتہاد کے مقابلہ میں الحاد' تقلید سلف کے مقابلہ میں ذہنی آوارگی اور نفس پرستی ہے۔ باطل نے حق کا انکار پہلے اس انداز میں کیا کہ حضور اقدس ﷺ کی نبوت کا ہی انکار کیا جائے' لیکن کفر کی تمام طاقتیں مل کر بھی حق کا راستہ نہ روک سکیں اور چار دانگ عالم میں حضرت محمد ﷺ کی رسالت اور نبوت کا ڈنکا بجنے لگا۔ حق غالب آگیا اور باطل دب گیا۔ تاہم باطل نے ہمت نہ ہاری' البتہ ایک قدم پیچھے ہٹ کر حملہ آور ہوا اور یہ طریقہ اختیار کیا کہ اب رسول اقدس ﷺ پر براہ راست حملہ نہ کیا جائے اور اسلام سے کفر براہ راست بھی نہ ٹکرائے' بلکہ حضور ﷺ کا بظاہر کلمہ پڑھ لیا جائے اور پھر آپ ﷺ کی تعریف' مگر آپ ﷺ کے صحابہ ؓ کی تکذیب کر دی جائے' کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی آپ ﷺ کے دعوئی نبوت کے راوی ہیں۔ ان ہی کی روایات سے دلائل نبوت یعنی معجزات پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں اور یہی مقدس لوگ آپ ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات کے راوی اور سنت نبوی ﷺ کے عملی نمونے ہیں۔ اگر ان حضرات کو معاذ اللہ جھوٹے ثابت کر دیا جائے تو نہ ہی دنیا

کے سامنے آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت کا ثبوت ہو سکے گا اور نہ ہی دلائل نبوت اور تعلیمات نبوت کا۔ اس طرح آپ ﷺ کے کلمہ کو باقی رکھ کر آپ کے پورے دین کو مشکوک کردیا جائے گا۔ لیکن خلافت راشدہ کے سنہری دور نے اس حیلے کی بھی کمر توڑ کر رکھ دی۔ جب باطل نے دیکھا کہ اس حیلے میں بھی ہمیں خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی اس لئے ان کو "تقیہ" کا لحاف اوڑھنا پڑا۔ تاہم باطل نے ہمت نہ ہاری اور ایک قدم اور پیچھے ہٹالیا۔ اور سوچا کہ صحابہ کرام ؓ کی عظمت و محبت سے مسلمانوں کے دل بھرپور ہیں۔ خدا کی کتاب اور نبی ﷺ کی سنت' اس مقدس جماعت کی عظمت اور ان کے بے مثال کارناموں سے پر ہے۔ اس لئے کتاب و سنت کے ماننے والوں کو صحابہ کرام ؓ سے بد ظن کرنا بہت مشکل ہے۔ انہوں نے دیکھا آج جو دین مکمل طور پر مدوّن شکل میں مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے اور ہر جگہ عملاً متواتر ہے یہ براہ راست صحابہ کرام ؓ کا مدون کردہ نہیں' کیونکہ ان کی مقدس زندگیاں اکثر میدان جہاد میں گزر گئیں۔ اس مکمل دین کی تدوین کا سہرا ائمہ اربعہ کے سر پر ہے۔ ان ہی حضرات کے مقدس ہاتھوں سے دین حنیف کی تدوین ہوئی اور اس کو ہر طرح سے عملی تواتر اور غلبہ نصیب ہوا۔ ان میں سے بھی خصوصاً سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تدوین کو جو شہرت عام اور بقائے دوام نصیب ہوئی اس کی مثال نہیں ملتی۔ ان کی فقہ تقریباً بارہ سو سال تک اسلامی دنیا میں بطور قانون نافذ رہی۔ عباسی خلافت میں قاضی القضاۃ یعنی وزیر قانون سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے عظیم شاگرد قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ کو بنایا گیا۔ عباسی خلافت میں اکثر قاضی حنفی تھے۔ بعض باقی تین مذاہب کے۔ پھر سلجوقی' خوارزمی اور عثمانی خلافتیں خالص حنفی خلافتیں تھیں۔ تمام فتوحات کا سہرا بھی انہی کے سر رہا اور فقہ حنفی بحیثیت قانون اسلامی نافذ رہی اور یہی خلافتیں خدمت حرمین شریفین کے شرف سے مشرف رہیں۔ فقہ اسلامی جو

عروج اسلام کے دور میں صدیوں تک ہر زمان و مکان کے مسائل کے حل کی مکمل صلاحیت رکھتی تھی اب اس کے بارہ میں یہ آواز اٹھنے لگی کہ عروج اسلام کے دور میں تو یہ کارآمد تھی' لیکن آج مسلمانوں کی پریشانی کے دور میں یہ کام نہیں دے سکتی۔ اس میں سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ اس کا تواتر اور اس کی کاملیت مسلمانوں میں مغربی قوانین کے نفوذ سے مانع اور اس کی سرایت میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ اس لئے باطل نے سوچا کہ مذاہب اربعہ جو کتاب و سنت کی صحیح اور جامع تعبیر ہیں اور مراد وحی کی متواتر تشکیل ہیں خاص طور پر حنفیت جو کتاب و سنت کی سب سے پہلی تعبیر و تفصیل ہے اور اپنی جامعیت اور حقانیت کی وجہ سے خیرالقرون سے آج تک درساً اور عملاً متواتر ہے' ان کا انکار کر دیا جائے تو نہ ہی قرآن پاک کی کوئی متواتر تعبیر دنیا کے سامنے رہ جائے گی' نہ ہی سنت کی کوئی متواتر تفصیل دنیا کے ہاتھ میں رہے گی اور نہ ہی صحابہ کرامؓ کے اعمال کا متواتر نقشہ کسی کے سامنے رہے گا۔ اس طرح متواتر فقہ سے بغاوت کے بعد قرآن و حدیث کو بچوں کا کھلونا بنا دیا جائے گا۔ ہر شخص کو اپنی خواہش نفس کی تعمیل کے لئے قرآن و حدیث کا نام استعمال کرنے کی کھلی چھٹی ہو گی۔ ہر شخص کا مذہب الگ الگ ہو گا۔

اس مقصد کے لئے یہودی لابی نے مستشرقین کی ایک کھیپ تیار کی کہ ان متواتر مذاہب سے خروج و بغاوت کی راہ ہموار کی جائے۔ انہوں نے ان متواتر مذاہب کے خلاف شاذ و مردود اقوال کی تلاش میں دن رات ایک کر دیا۔ متواتر قرآن کے مقابلہ میں شاذ و متروک قراء تیں عوام کے سامنے لا ڈالی گئیں۔ قرآن و سنت کی متواتر تعبیرات کے مقابلے میں شاذ تعبیرات کے ڈھیر لگا دیئے گئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متواتر کارناموں کو سبوتاژ کرنے کے لئے شاذ اور بے سند قصوں کو تلاش کیا گیا۔ ائمہ اربعہ کے متواتر مذاہب کے

خلاف شاذ اقوال کا جال بُن دیا گیا اور ایسے لوگ پیدا کئے گئے جو خود مجتہد بن کر اکابر کے خلاف استخفاف ' بدگمانی ' بدزبانی کو ہی دین کی خدمت سمجھتے ہیں۔

حنفیت :

چونکہ اہل اسلام میں سب سے بڑی جماعت اہل سنت والجماعت ہے اور ان کے چار ہی مذہب ہیں۔ حنفی ' شافعی ' مالکی اور حنبلی۔ ان میں بھی سب سے زیادہ تعداد احناف کی ہے۔ الحمدللہ اسلام کے عروج کی تاریخ میں سب سے زیادہ ملک ان ہی نے کافروں نے سے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شریک کئے۔ ساری اسلامی سلطنت میں اسلامی قانون کو نافذ رکھا۔ سب کافروں سے جزیہ وصول کیا۔ آج بھی مسلمانوں میں یہی ایک موثر طاقت ہے۔ اس لئے یہودی لابی نے سب فرقوں کو اس کے پیچھے لگا دیا ہے ' تاکہ ان کو رات دن پریشان رکھا جائے۔ مستشرقین کے مواد کو سمیٹ کر ائمہ متبوعین کے خلاف خروج و بغاوت کے لئے ایسے شاذ اقوال کا سہارا لیا جاتا ہے جو بعض لوگوں سے سہو یا غلطی سے صادر ہوئے اور امت میں ہمیشہ شاذ و متروک رہے۔ ان لوگوں کو آپ سو سمجھائیں کہ "مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ" کی وعید سے خود بچو اور امت رسول ﷺ کو بچاؤ ' مگر یہودی لابی کی نوازشات کی وجہ سے یہ اپنے اکابر سے بدظن اور مستشرقین کے تلاش کردہ شاذ اقوال کو قرآن و حدیث کے نام سے پیش کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ متواتر مذہب کے مٹانے میں سب سے زیادہ کردار حضرات غیرمقلدین ادا کر رہے ہیں۔ عام لوگوں میں یہ تاثر ہے کہ یہ لوگ صرف فقہ حنفی کو نہیں مانتے ' مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ ائمہ اربعہ کے متفقہ مسائل کو بھی مٹاتے ہیں اور ائمہ کے بعد صحابہ کرامؓ کے اجماع تک کی مخالفت کو اپنا دین ایمان سمجھتے ہیں۔ قرآن و سنت کی تشریحات میں ارشادات

صحابہؓ اور تعبیرات ائمہ کرام رحمہم اللہ کی مخالفت کرکے مستشرقین سے برآمد شدہ شاذ مسائل کو پھیلانا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

مسئلہ طلاق :

ایسے ہی مسائل میں سے ایک مسئلہ طلاق ہے۔ یہود کے ہاں طلاق کی کوئی تحدید نہیں۔ جتنی طلاقیں چاہے خاوند دیتا رہے اور رجوع کرتا رہے' نہ بے چاری کو بسائے نہ آزاد کرے۔ اس کے برعکس عیسائی مذہب کے ہاں طلاق جائز ہی نہیں۔ اسلام میں نہ ہی یہود کی طرح کھلی چھٹی ہے اور نہ ہی عیسائیت کی طرح بالکل ممانعت۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ جو تعلقات خدا کے جوڑے ہوئے ہیں ان کو انسان توڑنے کا حق نہیں رکھتا۔ جیسے باپ بیٹے اور بھائی بہن کا تعلق۔ باپ سو مرتبہ کہے کہ تو میرا بیٹا نہیں' وہ پھر بھی بیٹا ہی رہتا ہے' بھائی سو مرتبہ کہے تو میری بہن نہیں' وہ پھر بھی بہن ہی رہتی ہے۔ لیکن جو تعلقات انسان خود جوڑتا ہے وہ جس مقصد کے لئے جوڑے اگر وہ مقصد حاصل نہ ہو رہا ہو' کوئی پریشانی ہو تو اس کے توڑنے کا بھی انسان کو اختیار ہے۔ مثلاً میاں بیوی کا تعلق انسان نے خود جوڑا ہے تاکہ زندگی کا سکون و چین نصیب ہو' لیکن اگر آپس میں بالکل نہ بنتی ہو تو آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: اَبْغَضُ الْحَلَالِ عِنْدَاللّٰهِ الطَّلَاقِ (ابوداؤد ج ا'ص ١٦٦) کہ حلال باتوں میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند طلاق ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ (البقرہ ۲۲۹) طلاق دو مرتبہ ہے' پھر یا تو روک لینا ہے معروف طریقے سے یا آزاد کردینا ہے اچھے طریقے سے۔

گویا دو طلاقوں کے بعد مرد کو دو اختیار دیئے۔ اگر وہ اس کو پھر اپنی بیوی بنانا چاہتا ہے تو معروف طریق سے روک لے۔ مثلاً طلاق رجعی ہے اور عدت باقی ہے تو رجوع کرلے اور اگر طلاق رجعی کی عدت ختم ہوگئی یا طلاق بائن ہے تو

عورت کی رضامندی سے دوبارہ اس سے نکاح کرلے' اور اگر یہ نہ چاہے تو اس کو جانے دے۔ لیکن اگر مرد نے تین طلاقیں دے دیں تو ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ۔ پس اگر تیسری طلاق بھی دے دی تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔ یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ اس لئے ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ تین طلاق جس طرح بھی دی جائیں وہ واقع ہو جاتی ہیں۔ اب جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے پھر وہ طلاق دے تو اس کی عدت گزار کر یہ پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ لیکن حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہودی مذہب میں تین طلاق کے بعد بھی بیوی سے رجوع کا حق ہے۔ یہود سے یہ مسئلہ روافض نے لے لیا (غنیۃ الطالبین) ہمارے غیرمقلدین حضرات نے ایک نئی تقسیم کرلی کہ اگر خاوند تین پاکیوں میں تین طلاقیں دے' پھر تو حلالہ شرعی کے بغیر عورت پہلے خاوند کے پاس نہیں آسکتی' لیکن اگر تین طلاقیں ایک مجلس میں دے تو وہ ایک طلاق گنی جائے گی۔ خاوند کو رجوع کا حق ہے۔ اس کو مثال سے یوں سمجھیں کہ اہل اسلام کہتے ہیں کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا' مگر مرزائیوں نے ایک تقسیم کرلی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد صاحب شریعت نبی تو نہیں آسکتا البتہ غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ اسی طرح غیرمقلدین نے تین طلاق کے مسئلہ میں تقسیم کرلی کہ بعض قسم کی تین طلاقیں تین ہوتی ہیں اور بعض قسم کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کا فرض ہے کہ اپنے دعویٰ کے دونوں حصوں پر وہ کتاب و سنت سے واضح دلیل دیں۔ وہ پہلے حصے میں ائمہ اربعہ سے متفق ہیں اور دوسرے حصے میں یہود اور روافض سے۔ ہم موضوع کی وضاحت کے لئے ان سے چند سوالات پوچھتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ ہر سوال کا جواب صریح آیت یا صحیح

صریح غیر معارض حدیث سے دیں گے۔

(۱)...... طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے یا ناپسند؟ ناپسند ہونے کے باوجود طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟

(۲)...... ایک عورت خدا اور رسول ﷺ کے ساتھ خاوند کی بھی پوری تابعدار ہے، مگر خاوند کی نظر کسی اور طرف لگ گئی ہے۔ اب وہ اس بیوی کو محض بلا قصور طلاق دے دیتا ہے۔ اس مرد کو اس طلاق دینے پر کوئی گناہ ہے یا نہیں؟ اس گناہ پر کیا حد شرعی ہے اور اس گناہ کے باوجود طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(۳)...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس طہر میں صحبت کرچکا ہو اس میں طلاق دینی حرام ہے (دارقطنی ج ۴ ص ۵) کیا اس حرام طلاق دینے پر مرد کو گناہ ہوگا یا نہیں؟ اور یہ حرام طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

(۴)...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہی فرماتے ہیں کہ بیوی کو حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے (دارقطنی ج ۴ ص ۵) اب کسی نے حالت حیض میں طلاق دی تو یہ حرام طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

(۵)...... ایک مرد کو تین طلاقوں کا اختیار ہے۔ وہ کس طرح طلاق دے کہ تین ہی واقع ہو جائیں؟

(۶)...... ایک شخص نے تین پاکیوں میں عورت کو تین طلاقیں دیں۔ اب وہ اس عورت سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو حلالہ شرعی کے بغیر کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۷)...... وہ عورت غیر مقلدین کا "الدعوۃ" رسالہ پڑھ کر کہتی ہے کہ تین طلاقیں دینا مرد کا قصور ہے۔ میں حلالہ کیوں کراؤں۔ مجھے سزا کیوں؟ دیکھو "الدعوۃ" والا بھی کہتا ہے کہ تیسری طلاق کے بعد اب دونوں میاں بیوی کا معاملہ بالکل ختم ہو گیا۔ اب کبھی ملاپ نہیں ہو سکتا۔ صرف ایک شکل باقی ہے، وہ یہ کہ طلاق یافتہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے، حق زوجیت ادا کرے، اس

کے ساتھ پہلے سے یہ طے نہ ہو کہ ایک رات یا چند راتیں گزار کر یہ نیا خاوند اسے طلاق دے گا۔ ہاں البتہ اتفاق سے ان کی بھی آپس میں نہ بنے اور وہ مرد بھی اسے طلاق دے دے یا وہ خاوند ویسے ہی فوت ہو جائے تو پھر یہ عورت اور پہلا مرد اگر چاہیں تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ یہ ہے رہنمائی جو اللہ تعالیٰ قرآن میں کر رہے ہیں۔ خط کشیدہ الفاظ کا ترجمہ ہمیں قرآن میں نہیں ملا۔ ایڈیٹر الدعوۃ نے قرآن پر جھوٹ بولا ہے۔ اسی طرح "یا وہ خاوند ویسے ہی فوت ہو جائے" یہ بھی قرآن پاک کی کسی آیت کا ترجمہ نہیں ہے۔ وہاں تو صرف طلاق دینے کا ذکر ہے۔

قیاس :

ہاں فقہاء اسلام نے قیاس سے یہ کہا ہے کہ اگر وہ دوسرا خاوند فوت ہو جائے یا عورت اس سے نکاح فسخ کرالے یا خلع کرالے تو بھی وہ عدت گزارنے کے بعد پہلے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔

طلاق کا بہتر طریقہ :

طلاق کا بہتر طریقہ تو یہی ہے کہ مرد ایک طلاق رجعی دے دے' اس کے بعد رجوع کو دل نہ چاہے تو عدت کے بعد وہ عورت آزاد ہے۔ وہ کسی اور سے نکاح کرنا چاہے تو بھی درست ہے اور ان دونوں میں کوئی صلح کی صورت ہو جائے تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر بیک وقت تین طلاقیں دی جائیں تو یہ گناہ ہے۔ عن محمود بن لبید ؓ قال اخبر رسول اللّٰہ ﷺ عن رجل طلق امراته ثلاث تطلیقات جمیعًا فقام غضبانًا ثم قال ایلعب بکتاب اللّٰہ وانا بین اظھر کم حتٰی قام رجل وقال یا رسول اللّٰہ الاَ اقتله۔ (نسائی ج ۲' ص ۸۲) حضرت محمود بن لبید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ ﷺ سخت غصے کی حالت میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میری موجودگی

میں کتاب اللہ سے کھیلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی نے عرض کیا حضرت! کیا میں اسے قتل نہ کردوں۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ایک دفعہ تین طلاقیں دینا خدا تعالیٰ کی پاک کتاب کے ساتھ کھیلنا اور آنحضرت ﷺ کو سخت ناراض کرنا ہے۔ مگر اس کے برعکس آپ تجربہ کرکے دیکھیں کہ جب غیر مقلدین سنتے ہیں کہ فلاں آدمی نے تین طلاقیں اکٹھی دے دی ہیں تو ان کو عید سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ اس کے آگے پیچھے پھرتے ہیں' اس کا استقبال کیا جاتا ہے :

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

جو فرقہ خدا اور رسول ﷺ کی ناراضگی میں اپنی خوشیاں تلاش کرتا ہو اس کا دین معلوم ہوگیا۔ اس حدیث سے تو پتہ چلا کہ اگر تین طلاقیں ایک ہی ہوتیں تو آپ ﷺ اتنے ناراض کیوں ہوتے۔ آپ نہیں دکھا سکتے کہ حضور ﷺ نے کبھی ایک طلاق پر ناراضگی فرمائی ہو یا اسے استہزاء بکتاب اللہ فرمایا ہو' بلکہ جب آپ کو خبر دی گئی کہ اس نے تین طلاقیں اکٹھی دی ہیں تو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ان کو تین نہ کہو ایک کہو۔ جب آپ ﷺ نے ان کے تین کہنے پر تین کو ہی برقرار رکھا تو اسی لئے امام قرطبی احکام القرآن میں فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین کو ہی نافذ فرمایا۔

غیر مقلدین کا قرآن سے اختلاف :

غیر مقلدین اس بات پر تو آیت پڑھتے ہیں کہ طلاق طہر میں دینی چاہئے۔ طَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ اور اللہ تعالیٰ نے طلاق کی حد بیان کردی ہے اور وہ یہ کہ ایک طہر میں ایک طلاق دے' دوسرے طہر میں دوسری اور تیسرے میں تیسری۔ ان کی اس بات سے ہمیں بھی اختلاف نہیں۔ اختلاف اس میں ہے کہ اگر کسی نے یہ حد توڑدی اور ایک ہی مرتبہ تین طلاقیں دے دیں تو تینوں واقع ہوں گی یا

نہیں؟

حدیث :

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی (جو منع اور گناہ تھی) تو آنحضرت ﷺ نے انہیں فرمایا کہ اس طلاق سے رجوع کرلو (کیوں کہ یہ گناہ کے باوجود طلاق نافذ ہو چکی) اور انتظار کریہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو' پھراس کو دوسرا حیض آئے' پھرپاک ہو تو اس سے جماع کئے بغیر طلاق دے۔ یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جب کوئی حیض میں طلاق کا مسئلہ پوچھتا تو فرماتے اگر تو نے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے رجوع کا حکم دیا تھا۔ اور اگر تو ایک ہی حیض میں تین طلاقیں دے چکا تو تو نے (تین طلاقیں اکٹھی دے کر) خدا کی نافرمانی بھی کی اور تیری بیوی بھی تجھ سے جدا ہو گئی (مسلم ج ا'ص ۴۷۶)

اس سے صاف معلوم ہوا کہ غیر شرعی طلاقیں بھی نافذ ہو جاتی ہیں۔ اب آنحضرت ﷺ کی مزید احادیث مطالعہ فرمائیں جن سے بغاوت کرکے ان لوگوں نے حرام کاری کا کاروبار چلایا ہے۔

غیرمقلدین کی قرآن وحدیث سے بغاوت :

امام بخاری رحمہ اللہ نے ج ۲'ص ۷۹۱ پر ایک باب باندھا ہے: باب من اجاز طلاق الثلاث۔ اور اپنی عادت کے موافق اس مسئلہ پر پہلے قرآن سے استدلال فرمایا ہے۔ الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان۔ طلاق دو مرتبہ ہوتی ہے' پھریا تو روک لینا ہے معروف طریقے سے' یا آزاد کردینا ہے اچھے طریقے سے۔ یعنی جبکہ دو طلاقوں کا جمع کرنا صحیح ہے جبکہ مرتان کے لفظ کو دو پر محمول کیا جائے' جیسا کہ ارشاد خداوندی: نُؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ میں ہے۔ امام بخاری کی طرح ابن حزم اور کرمانی نے بھی یہی

استدلال کیا ہے کہ جب اس کا معنی مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ ہے تو جب دو جمع ہو سکتی ہیں تو تین بھی جمع ہو سکتی ہیں۔ کیوں کہ آج تک کوئی شخص نہیں پایا گیا جس نے دو اور تین کے وقوع صحت میں فرق کیا ہو۔ اس کے بعد متصلاً امام بخاری نے حدیث لعان کا ذکر فرمایا ہے۔

۱- حدیث لعان :

حضرت ابو درداء ؓ نے فطلقھا ثلاثًا قبل ان یامرہ رسول اللّٰہ ؐ (بخاری ج ۲ ص ۷۹۱) کہ آپ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اسی ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دیں۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ صحابہ کرام ؓ دور نبوت میں ایک مجلس میں تین طلاقوں کے وقوع میں شک نہیں رکھتے تھے اور کسی روایت میں نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان پر نکیر فرمائی ہو۔ پس یہ حدیث تین طلاق بیک لفظ واقع ہونے کی واضح دلیل ہے۔ کیوں کہ یہ ممکن نہیں تھا کہ لوگ تین طلاق کا بلفظ واحد واقع ہونا سمجھتے رہیں اور آنحضرت ﷺ ان کی اصلاح نہ فرمائیں۔ اس حدیث سے پوری امت نے یہی سمجھا' امام بخاری اور ابن حزم نے بھی یہی سمجھا ہے۔

۲- حدیث عائشہ ؓ :

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کی حدیث نقل فرمائی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ میرے خاوند نے مجھے طلاق بتہ دی ہے' دوسری روایت میں ہے کہ تین طلاقیں دیں (اس سے ظاہر یہی معلوم ہوا کہ جیسا کہ بتہ کا لفظ ایک ہی کلمہ ہے' اس نے ایک ہی کلمے سے تین طلاقیں دی تھیں)۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن الزبیر ؓ قرظی سے نکاح کر لیا لیکن وہ ناکارہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا شاید تو دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے؟ فرمایا ہرگز نہیں۔ جب تک وہ

تیری مٹھاس نہ چکھے اور تو اس کی مٹھاس نہ چکھے (بخاری ج ۲ ص ۷۹۱) اب دیکھئے اس عورت نے دوسرا نکاح کیا ہی اس لئے تھا کہ پھر پہلے خاوند کے پاس جا سکے۔ آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا کہ مٹھاس چکھے بغیر نہیں جا سکتی۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اتفقوا علی ان تغیب الحشفۃ فی قبلھا کاف فی ذالک (حاشیہ بخاری) کہ اس پر اتفاق ہے کہ صرف دخول کافی ہے حلال ہونے کے لئے۔ ان زبان درازوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو ساری امت کو حلالی مولوی کہہ کر اپنے حرامی ہونے پر مہر لگاتے ہیں۔

۳- حدیث امام حسن بصری رحمہ اللہ :

امام حسن بصری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایام ماہواری میں طلاق دے دی تھی۔ بعد ازاں انہوں نے دو طہروں سے دو مزید طلاقیں دینے کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابن عمر! تجھے اللہ تعالیٰ نے اس طرح حکم نہیں دیا، تو نے سنت سے تجاوز کیا۔ سنت یہ ہے کہ تو طہر کا انتظار کرے، پھر ہر طہر سے طلاق دے۔ پس آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس سے رجوع کرلوں۔ چنانچہ میں نے رجوع کرلیا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب وہ پاک ہو جائے تب تمہارا جی چاہے تو طلاق دے دینا اور جی چاہے تو روک رکھنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ فرمائیے کہ اگر میں نے اسے تین طلاقیں دے دی ہوتیں تو میرے لئے اس سے رجوع کرنا حلال ہوتا؟ فرمایا نہیں، وہ تجھ سے بائنہ ہو جاتی اور گناہ بھی ہوتا (کیوں کہ اکٹھی تین طلاقیں دینا گناہ ہے) (طبرانی بحوالہ الاشفاق)

نوٹ : یاد رہے طبرانی کی سند میں شعیب نے براہ راست امام حسن بصری رحمہ اللہ سے اس کو روایت کیا ہے نہ کہ بواسطہ عطار، خراسانی۔ کیوں کہ اس

کی دونوں سے ملاقات ہے۔

۴- حضرت عبادہؓ :

حضرت عبادہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جس نے ہزار طلاقیں دیں فرمایا کہ تین کا تو اسے حق حاصل ہے اور باقی ۹۹۷ عدوان اور ظلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہیں تو اس پر گرفت فرمائیں چاہیں تو معاف کردیں۔ (طبرانی بحوالہ الاشفاق)

۵- حضرت سوید بن غفلہؓ :

حضرت سوید بن غفلہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن بن علیؓ کی ایک بیوی عائشہ خثعمیہ نامی تھی۔ امام حسن نے اسے فرمایا: اذهبی فانت طالق ثلاثًا۔ جا تجھے تین طلاقیں۔ جب اس کی عدت ختم ہوگئی تو اس کو دس ہزار بھیجے۔ اس نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کردیا: متاع قلیل من حبیب مفارق۔ امام حسن کو جب یہ بات پہنچی تو وہ رو دیئے اور فرمایا: "اگر میں نے حضور ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں، خواہ ہر پاکی میں یا اکٹھی تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں جب تک دوسری جگہ نکاح نہ کرے لَرَاجَعْتُهَا تو میں اس کو واپس کرلیتا (دارقطنی ج ۲، ص ۱۳) امام حسنؓ تو رو رہے ہیں۔ ان کے پاس اس کے رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ اس زمانہ میں نہ غیر مقلدین تھے نہ ان کا دفتر الدعوۃ کہ وہ کسی عورت سے پوچھ کر وہاں حاضری دیتے اور شرعی حرام بیوی کو دوبارہ لے جاتے۔

۶- حدیث حضرت رکانہؓ :

حضرت رکانہؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی ہے (چونکہ بتہ میں ایک کی نیت

بھی ہو سکتی ہے اور تین کی بھی اور نیت دل میں پوشیدہ تھی) تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ تیری نیت اس لفظ سے کتنی طلاقوں کی تھی؟ میں نے کہا ایک طلاق کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا خداوند قدوس کی قسم کھا کر یہی کہہ سکتا ہے؟ میں نے خداوند قدوس کی قسم کھا کر یہی کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پس وہی ہے جو تو نے نیت کی (ترمذی ج ۱ ص ۲۲۲۔ ابوداؤد ج ۱ ص ۳۰۰) وقال ابوداود: "هذا اصح من حديث ابن جريج ان ركانة طلق امراته ثلاثا لانهم اهل بيته وهم اعلم به" (دارقطنی ج ۳ ص ۳۲ قال صحیح) اس حدیث پاک سے تو یہ معلوم ہوا کہ اگر طلاق دینے والا زبان پر تین کا لفظ بھی نہ لائے ایسا لفظ لائے جس کی دل میں تین کی نیت ہو سکتی ہو تو بھی تین کی نیت کرنے سے تین ہی واقع ہو جائیں گی۔ پھر جب زبان و قلم پر تین آ جائیں تو وہ تین کیوں نہ ہوں گی۔

۷- حدیث امام اعمش :

امام اعمش فرماتے ہیں کہ کوفہ میں ایک بوڑھا تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ میں نے علیؓ بن ابی طالب سے سنا ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک مجلس میں دے ڈالے تو ان کو ایک کی طرف رد کیا جائے گا۔ لوگوں کی اس کے پاس ڈار لگی ہوئی تھی' آتے تھے اور اس سے یہ حدیث سنتے تھے۔ میں بھی اس کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ تم نے حضرت علیؓ سے سنا ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی مجلس میں دے ڈالے تو ان کو ایک کی طرف رد کیا جائے گا؟ میں نے کہا آپ نے یہ بات حضرت علیؓ سے کہاں سے سنی ہے؟ بولا میں تجھے اپنی کتاب نکال کر دکھاتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی کتاب نکالی' اس میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ تحریر ہے جو میں نے حضرت علیؓ سے سنی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک مجلس میں دے ڈالے تو وہ اس سے بائنہ ہو جائے گی اور اس کے لئے حلال نہ رہے گی۔

یہاں تک کہ کسی اور شوہر سے نکاح کرے۔ میں نے کہا تیرا ناس ہو جائے' تحریر کچھ اور ہے اور تو بیان کچھ اور کرتا ہے۔ بولا صحیح تو یہی ہے لیکن یہ لوگ (شیعہ) مجھ سے یہی چاہتے ہیں (بیہقی)

۸- حدیث حضرت محمود بن لبید ؓ :

حضرت محمود بن لبید ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص کے بارہ میں بتایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں' تو آپ سخت غصے کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا میری موجودگی میں کتاب اللہ سے کھیلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی نے عرض کیا حضرت کیا میں اسے قتل نہ کردوں (نسائی)

حضرات! قرآن و سنت آپ کے سامنے ہے کہ ایک دفعہ تین طلاقیں دینے والا حدود اللہ سے تجاوز کرنے والا ظالم ہے' آیات اللہ سے استہزاء کرنے والا ہے' اللہ اور رسول ﷺ اس سے سخت ناراض ہیں' اس لئے اللہ اور رسول ﷺ نے اس کے لئے کوئی مخرج نہیں رکھا۔ اس کو دنیا میں یہ سزا دی ہے کہ اس کی بیوی اب جب تک دوسری جگہ نکاح نہ کرے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے یہ اس کو دوبارہ نہیں رکھ سکتا' اور آخرت میں بھی وہ اس گناہ ظلم اور آیت الٰہی سے استہزاء کی سزا کا مستحق ہے۔ مگر ایسے شخص سے غیر مقلد خوش ہے۔ وہ اسے ترغیب دیتا ہے تو نے خدا کی حدیں توڑ دی ہیں' حنفی تجھے پسند نہیں کرتے۔ آ خدا کی حدیں توڑنے والے کی پناہ گاہ ہمارا ہی فرقہ ہے' تجھے خدا نے اپنی کتاب میں ظالم کہا' تجھ سے اللہ کا رسول ناراض ہوگیا' دل نہ چھوڑ' ہمارا فرقہ ہی ظالموں کا ہے' جس سے اللہ کا رسول ناراض ہو جائے اسے ہمارے فرقے کے سوا کون قبول کرے گا۔ تو نے اگر اللہ کی آیات کا استہزاء اڑایا ہے تو کیوں گھبراتا ہے؟ جلدی ہمارے فرقے میں آجا۔ ہمارا تو روزمرہ کا کام ہی اللہ کی آیات سے

استہزاء ہے۔ یہ حنفی اللہ و رسول ﷺ کی باتوں میں آ گئے ہیں۔ ان کے ہاں تیرے چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں۔ یہ تجھے وہی سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑ دیں گے جو اللہ اور رسول ﷺ نے تیرے لئے تجویز کی ہے کہ تیری بیوی حرام ہے جب تک دوسری جگہ نکاح نہ کرے لیکن قربان جایئے ہمارے فرقے کے کہ جس کو اللہ اور رسول ﷺ وہ بیوی نہ دیں ہم دیتے ہیں' کون ہے روکنے والا' اے ظالم جاؤ! خدا بے شک تم سے ناراض رہے' رسول تم سے ناراض رہے' تم میاں بیوی راضی رہو' ساری عمر حرام کاری کرو اور ہمارے فرقے کے زندہ باد ہونے کے نعرے لگاتے رہو اور بھی کوئی ظالم حدود اللہ کو توڑنے والا' اللہ اور رسول ﷺ کو ناراض کرنے والا ملے فوراً اس کی رہنمائی کرو کہ اس فرقہ میں آجایئے۔ ہاں ایک فقرہ گاتے رہنا کہ مذہب حنفی منزل من اللہ نہیں ہے۔ واہ رے جہالت! تیرا ستیاناس ہو۔ مذہب حنفی کیا ہے؟ اس کی بنیادیں کتاب اللہ' سنت رسول اللہ ﷺ' اجماع اور قیاس ہیں۔ کیا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ منزل من اللہ نہیں؟ کیا حنفیت کی ضد نے تجھے کفر میں تو نہیں دھکیل دیا؟ اجماع منزل من اللہ ہی کی یقینی تشریح ہے۔ اجماع کے مخالف کو اللہ اور رسول ﷺ جہنمی فرماتے ہیں۔ ہائے حنفیت سے عناد نے تجھے جہنم رسید کر ہی دیا اور قیاس منزل من اللہ کی ہی ایسی ظنی تشریح ہے جس پر اللہ کے نبی ﷺ خوشی سے الحمدللہ پڑھتے ہیں۔ اس کے صواب پر دو اجر اور خطا پر ایک اجر کا وعدہ دیتے ہیں۔ اس کا مخالف معتزلی' خارجی اور بدعتی ہے۔ اب سوچ کیا تیرا یہ الحاد منزل من اللہ ہے؟ تیرا پوری امت سے شذوذ منزل من اللہ ہے؟ کیا من شذ شذ في النار کی وعید بھول چکا ہے؟ تیرا یہ جہل مرکب منزل من اللہ' آہ تو نے اپنا دین بھی خراب کیا اور کتنے اور لوگوں کا دین بھی برباد کیا۔ خدا سے ڈر اور توبہ کر۔

غیر مقلدین کی صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ رحمہم اللہ سے بغاوت :

(۱) ...... (سیدنا عمر فاروقؓ) عن انس قال کان عمر اذا اتی برجل قد طلق امراته ثلاثة فی مجلس اوجعه ضربًا وفرق بینهما (ص۱۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس جب کوئی ایسا آدمی لایا جاتا جس نے ایک مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوتیں تو آپ اس آدمی کی پٹائی کردیتے اور ان دونوں میاں بیوی کو الگ الگ کردیتے۔

(۲) ...... عن زید بن وهب ان رجلا بطالا کان بالمدینة طلق امرته الفا فرجع الٰی عمر فقال انما کنت العب فعلا عمر راسه بالدرة وفرق بینهما (ص ۱۲) زید بن وہب سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا تجھے ہزار طلاق، پھر حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا میں نے تو کھیل کھیل میں ایسا کہا۔ حضرت عمرؓ نے درہ سے اس کا سر اٹھایا اور دونوں میں جدائی کردی۔

(۳) ...... (سیدنا عثمانؓ) عن معاویة بن ابی یحیٰی قال جاء رجل الٰی عثمان فقال انی طلقت امراتی مائة قال ثلاث تحرمها علیك سَبْعٌ وتسعون عدوان (ص ۱۳) حضرت معاویہ بن ابی یحیٰی سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت عثمانؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاق دی ہیں۔ آپ نے فرمایا تین نے اس کو حرام کردیا۔ باقی ستانوے عدوان ہیں۔

(۴) ...... (سیدنا علیؓ) عن حبیب قال جاء رجل الٰی علیؓ فقال انی طلقت امراتی الفًا قال بانت منك بثلاث واقسم سائرها بین نسائك (ص ۱۳) حضرت حبیب سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت علیؓ کے

پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق دی۔ آپ نے فرمایا تین طلاق سے وہ تجھ سے جدا ہو گئی۔ باقی طلاقیں دوسری بیویوں پر تقسیم کر لے۔

(۵)...... عن علی قال اذا طلق البکر واحدۃ فقد بتھا واذا طلقھا ثلاثًا لم تحل لہ حتی تنکح زوجًا غیرہ۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب غیر مدخولہ بیوی کو ایک طلاق دے تو وہ بائن ہو گئی اور جب اس کو تین طلاقیں دے (جو صرف ایک لفظ سے ہی دی جا سکتی ہیں کہ تجھے تین طلاق) تو اب وہ اس پر حلال نہیں یہاں تک کہ اس کے غیر سے نکاح کرے۔

(۶)...... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اگر بیوی کو یہ کہا کہ تجھے طلاق بتہ (یعنی ایک ہی کلمہ سے) تو وہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔ (ج ۵ ص ۶۶)

(۷)...... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ بیوی کو کہا تو خلیۃ تو ایک کلمہ سے تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔ (ص ۶۹)

(۸)...... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ بیوی سے کہا تو البریۃ۔ تو اس ایک کلمہ سے تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔ (ص ۶۹)

(۹)...... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کسی نے اپنی بیوی کو کہا: اَنْتِ عَلَیَّ حَرَجٌ۔ تو اس ایک کلمہ سے تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔ (ص ۷۲)

(۱۰)...... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب اپنی بیوی کو کہا تو مجھ پر حرام ہے تو اس ایک کلمہ سے تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔ (ص ۷۲)

(۱۱)...... حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ کسی نے اپنی بیوی کو کہا تجھے اتنی طلاق جو اونٹ کے بوجھ کے برابر ہو تو اس کلمہ سے تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔ (ص ۷۸)

(۱۲)...... حضرت عمران ابن حصینؓ صحابی رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں۔ فرمایا اس نے اپنے رب کا بھی گناہ کیا اور اس کی عورت اس پر حرام ہو گئی۔ (ایضاً)

(۱۳) ..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جس نے رخصتی سے پہلے بیوی کو تین طلاقیں دیں (جو ایک ہی کلمہ سے تین طلاق سے دی جا سکتی ہیں) تو وہ عورت اس مرد پر حرام ہے جب تک کہ کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے۔ (ایضاً)

(۱۴) ..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھے ننانوے طلاق۔ اب سب مفتی کہتے ہیں کہ بیوی تجھ پر حرام ہو گئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ بیوی تو تین سے ہی حرام ہو گئی اور باقی ساری گناہ ہی گناہ رہیں۔ (ص ۱۲)

(۱۵) ..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے اپنی بیوی کو رخصتی سے پہلے ہی (ایک ہی کلمہ سے) تین طلاق دیں فلا تحل له حتی تنکح زوجاً غیرہ۔ اب وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں جب تک کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے۔ (ص ۲۲)

(۱۶) ..... حضرت عبداللہ فرماتے ہیں اگر بیوی کو اپنے اوپر تین طلاق ڈالنے کا اختیار دے دیا اور اس نے اپنے نفس کے لئے تین اختیار کر لیں تو تین ہی طلاقیں واقع ہوئیں۔ (ص ۶۴)

نوٹ : یہ تمام حوالہ جات جو لکھے ہیں یہ "مصنف ابن ابی شیبہ" جلد پنجم کے ہیں۔

(۱۷) ..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں وہ اپنے رب کا بھی نافرمان ہوا، کیونکہ اکٹھی تین طلاقیں دینا گناہ ہے اور اس کی بیوی بھی اس سے جدا ہو گئی۔

(۱۸) ..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو کہا ہے تجھے سو طلاق۔ فرمایا تین طلاقوں سے وہ تجھ سے جدا ہو گئی (یہ تو دنیا

کی سزا ملی) اور باقی ۹۷ کا حساب تجھ سے اللہ تعالیٰ قیامت کو لیں گے۔ (ص ۱۴)

(۱۹)..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جس نے بیوی کو کہا انت البریۃ۔ اس ایک کلمے سے تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔ اب وہ کسی اور سے نکاح کے بغیر حلال نہیں۔

(۲۰)..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا جس نے بیوی کو کہا کہ تجھے کاٹ دینے والی طلاق۔ تو ایک کلمہ سے تین طلاقیں واقع ہو گئیں (ص ۶۶)

(۲۱)..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جس نے بیوی کو بائن کہا۔ اس ایک لفظ سے تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔ اب وہ حلال نہیں جب تک دوسرے سے نکاح نہ کرے۔ (ص ۷۱)

(۲۲)..... حضرت مغیرہؓ سے پوچھا گیا کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو کہا تجھے سو طلاق، فرمایا تین سے وہ حرام ہو گئی، باقی ۹۷ زائد رہیں۔ (ص ۱۳)

(۲۳)..... حضرت محمد بن ایاس بن بکیر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو رخصتی سے پہلے ہی تین طلاقیں دیں۔ پھر اس کا دل چاہا کہ اسی عورت سے نکاح کرلے۔ اب وہ فتویٰ لینے گیا اور میں بھی ساتھ تھا۔ اس نے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا۔ دونوں نے کہا اب تیرے لئے حلال نہیں جب تک کسی اور سے نکاح نہ کرے۔ اس نے کہا میں نے تو ایک ہی دفعہ طلاقیں دی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ اب تیرے لئے کچھ نہیں بچا۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس فتویٰ کو لیتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ہمارے عام فقہاء یہی کہتے ہیں، کیونکہ اس نے تین طلاقیں اکٹھی دیں اور اس پر اکٹھی ہی واقع ہو گئیں اور اگر وہ الگ الگ دیتا تو ایسی عورت جس کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی وہ ایک پہلی طلاق سے ہی الگ ہو جاتی اور دوسری تیسری طلاق اس پر واقع نہ ہوتی۔ کیوں کہ

ایسی عورت پر کوئی عدت نہیں تو طلاق کا محل ہی نہ رہی۔ (موطا محمد ص۲۵۹)

(۲۴)..... حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں۔ فرمایا تم میں سے ایک آدمی جاتا ہے اور اپنے آپ کو گندگی سے بھرلیتا ہے (کیوں کہ تین طلاقیں گناہ ہیں) پھر ہمارے پاس آتا ہے۔ چلا جا کہ تو نے اپنے رب کی بھی نافرمانی کی (جس کی سزا تجھے آخرت میں ملے گی اور دنیا میں اس گناہ کی سزا یہ ہے کہ) تیری بیوی بھی تجھ پر حرام ہوگئی۔ اب وہ تیرے لئے ہرگز ہرگز حلال نہیں جب تک وہ کسی اور سے نکاح نہ کرے۔ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی کو لیتے ہیں' یہی قول امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے اور اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں۔
(کتاب الاثار)

(۲۵)..... حضرت مالک بن الحویرث فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے پاس آیا کہ بے شک میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ فرمایا بے شک تیرے چچا نے (اکٹھی تین طلاقیں دے کر) خدا کی نافرمانی کی (جس کی سزا آخرت میں ملے گی اور دنیا میں بھی) اس پر ایسی ندامت ڈال دی جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔

(۲۶)..... امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کو کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاق دی ہے۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا تین طلاق سے وہ حرام ہوگئی (یہ دنیا کی سزا ہے اور اکٹھی طلاقیں دے کر) ۹۷ بار مزید تو نے اللہ تعالٰی کی آیات سے استہزاء کیا۔ اس لئے آخرت میں اللہ ہی تجھ سے سمجھے گا۔ (موطا مالک ص۵۱۰)

(۲۷)..... حضرت عنترہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک ہی مرتبہ کہا کہ تجھے سو طلاق۔ اب وہ

تین طلاق کی وجہ سے مجھ پر حرام ہو گئی ہے یا اس کو ایک طلاق سمجھا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا وہ تین طلاق کی وجہ سے تم سے جدا ہو گئی (یہ دنیا کی سزا ہے) اور باقی ستانوے گناہوں کا بوجھ تم پر باقی رہا (جس کا عذاب آخرت میں ہو گا)۔ (ابن ابی شیبہ ص ۱۳)

(۲۸) ..... حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی بیوی کو کہا کہ گیارہ سو طلاق۔ فرمایا ان میں سے تین کی وجہ سے وہ تجھ پر حرام ہو گئی (یہ دنیا کی سزا ہے) اور باقی سب کا گناہ اور آیات اللہ سے جو استہزاء کیا' اس کا عذاب آخرت میں ہو گا۔ (ص ۱۳)

(۲۹) ..... حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اس آدمی کے بارہ میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو کہا تجھے ستاروں کی تعداد کے مطابق طلاق۔ تو آپ نے فرمایا اس بارہ میں رأس الجوزا کافی ہے (اس ستارے کے تین سینگ ہیں) (عبدالرزاق)

(۳۰) ..... امام حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ دونوں نے اس شخص کے بارہ میں فرمایا جس نے اپنی بیوی کو رخصتی سے قبل ہی (ایک کلمہ سے) تین طلاقیں دی تھیں کہ وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے سے نکاح نہ کرے۔ (ص ۲۲)

(۳۱) ..... حضرت معاویہ انصاری فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ نے بھی اس شخص کے بارہ میں یہی فرمایا (جس نے قبل رخصتی اپنی بیوی کو ایک کلمہ سے تین طلاقیں دی تھیں) کہ وہ عورت اس مرد کے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے۔ (ص ۱۱)

(۳۲) ..... حضرت عطاءؒ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر

کسی مرد نے اپنی ایسی بیوی کو جس کی رخصتی نہیں ہوئی تین اکٹھی طلاقیں دیں، اب وہ عورت اس مرد کے لئے حلال نہیں جب تک دوسری جگہ نکاح نہ کرے اور اگر بیوی کو رخصتی سے قبل الگ الگ الفاظ سے کہا تجھے طلاق، طلاق، طلاق۔ تو وہ پہلی طلاق سے ہی بائن ہو گئی (اس پر اب عدت بھی نہیں، اس لئے باقی دو لغو ہو گئیں کہ محل طلاق ہی نہ تھی) (ص ۲۵)

(۳۳)..... حضرت محمد بن ایاس روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی بیوی کو رخصتی سے قبل (ایک ہی کلمہ سے) تین طلاقیں دیں کہ وہ عورت ہرگز اس کے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے۔ (ص ۲۴)

(۳۴)..... حضرت منصور سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اس آدمی کے بارہ میں فرمایا جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں طلاق کا اختیار تجھے دیتا ہوں۔ اس بیوی نے فوراً کہا تین طلاق۔ فرمایا عورت چوک گئی۔ اگر وہ کہتی مجھے تین طلاق تو تین ہی واقع ہو جاتیں۔ (ص ۵۸)

(۳۵)..... حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے ایک عزیز کو عاصم بن عمر اور عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس لائے کہ میرے اس عزیز نے اپنی بیوی کو رخصتی سے قبل ہی طلاق بتہ دے دی ہے۔ آپ دونوں اس بارہ میں کیا کہتے ہیں؟ کیا آپ کے نزدیک اس کے لئے اسے رکھنے کا کوئی طریقہ ہے۔ دونوں نے کہا نہیں۔ لیکن ہم ابھی حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کو حضرت عائشہؓ کے پاس چھوڑ کر آئے ہیں۔ ان سے پوچھ لو اور واپسی پر ہمیں بھی بتا دینا۔ پس وہ ان کے پاس آئے اور حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اب یہ عورت اس کے لئے حلال نہیں جب تک کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ

کرے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ نے بھی اسی کی تائید فرمائی۔ (ج۵'ص۶۵)

(۳۶)..... حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں (اکٹھی) دی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ خاموش رہے۔ میں سمجھا کہ شاید اس کو رجوع کی اجازت دیں گے' لیکن آپ نے فرمایا کہ تم حماقت پر سوار ہوکر (اکٹھی تین طلاقیں دے لیتے ہو' پھر آکر) کہتے ہو اے ابن عباس! اے ابن عباس! بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی رہائی کی صورت نکال دیتے ہیں۔ بے شک تو اللہ سے بالکل نہیں ڈرا۔ اس لئے میں تیرے لئے (اس بیوی کو رکھنے کی) کوئی صورت نہیں پاتا۔ تو نے (اکٹھی تین طلاقیں دے کر اپنے خدا کی نافرمانی کرکے (آخرت برباد کرلی) اور بیوی بھی تجھ پر حرام ہوگئی (جس سے دنیا میں برباد ہوکر تو پورا خسر الدنیا والاخرۃ کا مصداق بن گیا) (ابوداؤد ج۱'ص۲۹۹' طحاوی ج۲'ص۳۵' بیہقی ج۷'ص۳۳۷)

(۳۷)..... حضرت ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ دونوں نے اس آدمی کے بارہ میں فرمایا جس نے اپنی بیوی کو رخصتی سے پہلے ہی تین طلاقیں (ایک کلمہ سے) دے دیں' اب وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے (طحاوی ج۲'ص۳۴)

(۳۸)..... حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دیں۔ فرمایا تین ہوگئیں اور ۹۷ زیادتی ہیں۔ (بیہقی ج۷'ص۳۳۷)

(۳۹)..... حضرت مقسم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس ایک آدمی نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو کہا کہ جب رمضان کا مہینہ آئے تو تجھے تین طلاق۔ اب میں بہت شرمسار ہوں۔ رمضان آنے میں چھ مہینے باقی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا تم اب اس کو ایک طلاق دے دو تاکہ رمضان سے پہلے اس کی عدت بھی ختم ہو جائے' اس کے بعد رمضان گزرنے کے بعد اسی سے نکاح کرلینا (بیہقی ج ۷' ص ۳۱۷)

(۴۰)..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے کہا تیرے چچا نے (اکٹھی تین طلاقیں دے کر) خدا کی نافرمانی کی ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو نادم کیا ہے۔ اس نے شیطان کی اطاعت کی ہے۔ اس کے لئے اس بیوی کو رکھنے کی کوئی صورت نہیں۔ (بیہقی ج ۷' ص ۳۳۷)

(۴۱)..... حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دیں۔ پھر اس نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مسئلہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا (اکٹھی تین طلاقیں دے کر) تو خدا کا بھی نافرمان ہوا' عورت بھی جدا ہوگئی۔ اب وہ تیرے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے سے نکاح نہ کرے۔ (عبدالرزاق ج ۶' ص ۳۱۱)

(۴۲)..... حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس عورت کے بارہ میں فرمایا جس کو رخصتی سے پہلے (ایک ہی کلمہ سے) تین طلاقیں دی گئیں۔ اب پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے سے نکاح نہ کرے۔ (ایضاً)

(۴۳)..... امام حکم روایت کرتے ہیں بے شک حضرت علیؓ' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ تینوں نے فرمایا کہ بیوی کو رخصتی سے پہلے اگر

اکٹھی تین طلاقیں دی جائیں' اب وہ اس کے لئے حلال نہیں' یہاں تک کہ دوسرے سے نکاح کرے' الگ الگ طلاق' طلاق' طلاق کہے تو وہ پہلی طلاق سے بائن ہو گئی' باقی دو بے محل رہ گئیں۔ (عبدالرزاق ج٦' ص٣٣٦)

(۴۴)..... سیدہ عائشہ ؓ اس آدمی کے بارے میں فرماتی ہیں کہ جس نے بیوی کو کہا تجھے ایک طلاق ہزار جیسی' تو اب وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں' جب تک وہ عورت دوسری جگہ نکاح نہ کرے۔ (ابن ابی شیبہ ص۷۹۰)

(۴۵)..... ام المومنین سیدہ ام سلمہ ؓ سے اس عورت کے بارہ میں پوچھا گیا جس کو خاوند نے قبل رخصتی (ایک ہی کلمہ سے) تین طلاقیں دے دیں۔ انہوں نے فرمایا اب وہ اس خاوند کے لئے حلال نہیں جب تک اور جگہ نکاح نہ کرے۔ (ابن ابی شیبہ ج۵' ص۲۲)

O برادران اسلام! یہ فقہاء صحابہ کرام ؓ کے فتاویٰ آپ کے سامنے ہیں' جس میں بالاتفاق ایک کلمہ کی تین طلاقوں کو تین ہی قرار دیا گیا ہے اور دوسرے خاوند سے شادی کئے بغیر کسی نے بھی رجوع یا نکاح کا فتویٰ نہیں دیا۔ کسی ایک صحابی سے بھی اس کے خلاف ثابت نہیں' اسی پر سب صحابہ کرام ؓ کا اجماع ہے۔ ایک طرف صحابہ کرام ؓ کا اجماع دیکھئے' دوسری طرف غیرمقلدین کے "الدعوۃ" کا جھوٹ کہ یہ صرف فقہ حنفی کا مسئلہ ہے اور اس کا یہ فتویٰ بھی پڑھیں "غصے میں آکر ہزار طلاق دے دے' اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ فعل غلط ہے مگر وہ طلاق ایک ہی ہے۔" خوف خدا کا ان کے ہاں کوئی گزر نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ان اجماعی فتاویٰ کے ماننے والوں کو حلالی مولویوں کی پھبتی کس کر اپنے آپ کو حرامی مولویوں میں شامل کر رہے ہیں۔ اب تو بعض احباب کی یہ غلط فہمی دور ہونی چاہئے کہ یہ فرقہ صرف ائمہ کرام رحمہم اللہ کا مخالف نہیں اصل میں صحابہ کرام ؓ کا دشمن ہے اور ائمہ کی مخالفت کی وجہ

بھی یہی ہے کہ انہوں نے صحابہ کرامؓ کے دین کو محفوظ کیوں کرلیا۔ صحابہ کرامؓ کے اتنے فتاویٰ کے خلاف ایک آواز بھی نہ اٹھائی گئی۔ آج جو غیر مقلدین یہ آواز اٹھا رہے ہیں یہ کوئی دین اسلام کی خدمت نہیں بلکہ یہودی لابی کی اس خواہش کی تکمیل کے لئے کوشاں ہیں کہ اسلامی عدالتوں میں اسلام کے قانون کا جو تھوڑا سا بچا کھچا حصہ ہے اس کو بھی ختم کردیا جائے۔

محقق علی الاطلاق شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ فتح القدیر میں فرماتے ہیں کہ فقہاء صحابہؓ میں سے ہم اکثر کی نقل صریح پیش کر چکے ہیں کہ وہ تین طلاق کے وقوع کے قائل ہیں اور ان کا مخالف کوئی ظاہر نہیں ہوا۔ اب حق کے بعد باطل کے سوا کیا رہ جاتا ہے؟ اسی بناء پر ہم نے کہا کہ اگر کوئی حاکم یہ فیصلہ دے کہ تین طلاق بلفظ واحد ایک ہوگی تو اس کا فیصلہ نافذ نہ ہوگا۔ اس لئے کہ اس میں اجتہاد کی گنجائش نہیں' لہٰذا یہ مخالفت ہے اختلاف نہیں۔ اسی طرح حافظ ابن رجب تحریر فرماتے ہیں: "جاننا چاہئے کہ صحابہ' تابعین اور ائمہ سلف سے جن کا قول حلال و حرام کے فتویٰ میں لائق اعتبار ہے کوئی صریح چیز ثابت نہیں کہ تین طلاقیں دخول کے بعد ایک شمار ہوں گی۔ جب کہ ایک لفظ سے دی گئی ہوں۔"

اس مختصر مضمون میں زیادہ کی گنجائش نہیں ورنہ امام زہری' امام حسن بصری' امام ابن سیرین' امام ابراہیم نخعی' علامۃ التابعین' امام شعبی' امام طاؤس' امام عطاء' امام قتادہ اور سب فقہاء تابعینؒ رحمہم اللہ کے فتاویٰ مصنف ابن ابی شیبہ جلد پنجم میں موجود ہیں کہ ایک دفعہ کی تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں اور فقہائے تابعین میں سے کسی ایک نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی' جس سے ثابت ہوگیا کہ تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ کا بھی اسی پر اجماع تھا اور امام نووی رحمہ اللہ نے صراحت فرمائی ہے کہ حضرات ائمہ اربعہ کا بھی اسی

پر اجماع ہے۔

غیر مقلدین کا پہلا فراڈ :

ایک شاذ روایت احمد سعد بن ابراہیم عن ابیہ محمد بن اسحاق، داؤد بن الحصین عکرمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد ان کو سخت غم لگا تو رسول ﷺ نے پوچھا: تو نے کیسے طلاق دی تھی؟ اس نے کہا ایک مجلس میں طلاق، طلاق، طلاق کہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک ہے تو اس سے رجوع کرلے۔ چنانچہ رکانہ نے رجوع کرلیا۔ (مسند احمد ج۱، ص۲۶۵، بیہقی ج۷، ص۳۳۹)

یہ وہ شاذ روایت ہے جس پر الدعوۃ والے کو بڑا ناز ہے۔ یہ ایسا ناز ہے جیسے مرزائی قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی پر ناز کرتے ہیں یا جیسے روافض وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی ولایۃ علی کے آخری شاذ جملے پر ناز کرتے ہیں، لیکن پیتل کا ناز سونے کے مقابلہ میں کیا؟ انجام منہ کالا ہے۔

۱---- اس کے پہلے راوی امام احمد ہیں۔ کاش اس غیر مقلد میں ذرہ بھر بھی خدا کا خوف ہوتا تو بتاتا کہ امام احمد اس مسئلے کو ہرگز نہیں مانتے۔ چنانچہ انہوں نے جو خط مسدد بن مسرہد کو لکھا اس میں تحریر فرماتے ہیں: "اور جس نے تین طلاقیں ایک لفظ میں دیں اس نے جہالت کا کام کیا اور اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی اور وہ اس کے لئے کبھی حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ دوسری جگہ نکاح کرے۔" (الاشفاق) اگر یہ بیوی خدا کے ہاں حلال تھی اور امام احمد نے حرام کردی تو کیا آپ ان کو احبار رہبان میں شامل کریں گے؟

۲---- "الدعوۃ" والے نے اس شاذ روایت پر بیہقی کا حوالہ بھی دیا ہے، لیکن

خدا کا خوف اس کے قریب بھی نہیں پھٹکا۔ امام بیہقی رحمہ اللہ اس کے بعد فرماتے ہیں: یہ سند ہرگز حجت نہیں' کیوں کہ آٹھ ثقہ راویوں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے اس کے خلاف روایت کیا ہے (ثقات کے مخالف اگر کوئی ثقہ راوی ہو تو بھی روایت شاذ و مردود ہوتی ہے اور جب ثقات کے مخالف کذاب اور بدعتی کوئی شاذ قراءت بیان کرے' جیسے: یٰایھا الرسول بلغ ما انزل الیك فی ولایة علی والائمة (در منثور) کا آخری فقرہ' ایسی شاذ روایت کوئی کذاب اور اہل بدعت ہی قبول کر سکتا ہے) پھر امام بیہقی فرماتے ہیں اس روایت کے شاذ و مردود ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ "اولاد رکانہ ؓ نے اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ رکانہ ؓ نے ایک طلاق دی تھی۔" لیجئے ساری بنیاد ہی ختم ہو گئی۔

۳ ---- امام ابوداؤد نے بھی یہی فرمایا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ رکانہ ؓ نے ایک طلاق دی تھی۔ رکانہ ؓ کے خاندان والے یہی بتاتے ہیں اور ایسے حالات خاندان والوں کو ہی صحیح یاد ہوتے ہیں' لیکن الدعوۃ والا شاید کہہ دے کہ رکانہ ؓ کا خاندان منزل من اللہ نہیں ہے۔

۴ ---- دوسرا راوی سعد بن ابراہیم ہے۔ یہ گانا گانے والا تھا۔ حتیٰ کہ حدیث سنانے سے پہلے گانا گاتا اور ساز کے ساتھ۔ دیکھئے الدعوۃ والے بھی ہر درس حدیث گانے بجانے سے شروع کرتے ہیں یا نہیں۔ میزان الاعتدال کے ایک نسخہ میں تو ہے: کان یجید الغناء بہت اچھا گاتا تھا' ایک نسخہ میں ہے: یجیز الغناء دوسروں کے لئے بھی گانا جائز جانتا تھا۔

۵ ---- اس سند کا اگلا راوی محمد بن اسحاق ہے جسے امام مالک رحمہ اللہ نے دجال کہا' عروہ نے کذاب کہا' یہ تقدیر کا منکر تھا۔ اس پر اس کو سزا بھی ملی' تشیع کی طرف بھی مائل تھا' تدلیس بھی کرتا تھا۔ کسی حرام' حلال کے مسئلے میں تو کوئی

محدث اس کی حدیث قبول نہیں کرتا۔ اگر یہ منفرد ہو اس کی حدیث بالاتفاق مردود ہے۔ یہاں یہ منفرد ہی نہیں، دوسری صحیح حدیث کے مخالف اور عبداللہ بن عباسؓ کے متواتر فتویٰ کے خلاف روایت کر رہا ہے۔ اس لئے اس کی روایت قطعاً منکر ہے۔ ہاں "الدعوۃ" والوں کے ہاں منزل من اللہ ہے۔

۶ ---- اس کا استاد داؤد بن الحصین ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں عکرمہ سے منکر احادیث روایت کرتا ہے۔ یہ مذہباً خارجی بھی تھا۔ عجیب اتفاق ہے کہ یہ حدیث بھی عکرمہ سے ہی ہے۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اس کو مناکیر میں ہی ذکر کیا ہے۔ (میزان الاعتدال)

۷ ---- اس کا استاد عکرمہ ہے۔ یہ بھی خارجی تھا۔ اس کو عبداللہ بن عباسؓ کے صاحبزادہ ٹٹی خانہ کے پاس باندھ دیتے اور فرماتے یہ کذاب خبیث میرے باپ پر جھوٹ بولتا ہے۔ (عجیب بات ہے کہ یہ بھی اس نے ابن عباسؓ پر ہی جھوٹ بولا ہے) امام سعید بن المسیب، امام عطاء، امام ابن سیرین رحمہم اللہ سب اس کو جھوٹا کہتے ہیں۔ یہ خارجی مذہب کا تھا۔ کہا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متشابہات نازل کر کے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ حاکم مدینہ نے اس کی طلبی کا حکم دیا تو یہ اپنے خارجی شاگرد داؤد بن الحصین کے پاس روپوش ہو گیا اور وہیں مر گیا۔ لوگوں نے اس کا جنازہ بھی نہ پڑھا۔ (میزان الاعتدال ج ۳، ص ۹۶)

۸ ---- آخر میں یہ عبداللہ بن عباسؓ کی طرف منسوب ہے جن سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ تین طلاقیں واقع ہونے کا فتویٰ دیتے تھے۔ اس شاذ بلکہ منکر روایت کو منزل من اللہ سمجھ کر کتاب و سنت اور اجماع سے بغاوت کرنا کہاں کا دین ہے۔

۹ ---- جب حضرت رکانہؓ کی دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ کی قسم! میری نیت ایک طلاق کی تھی تو اس کو بھی اس کے موافق کیوں نہ کر لیا جائے۔ ان دو

فقروں میں غور فرمایئے۔ ایک آدمی کہتا ہے تین سانپ۔ وہ کبھی یہ قسم نہیں کھا سکتا کہ میری مراد ایک سانپ تھا۔ ہاں دوسری جگہ دوسرا آدمی شور مچا رہا ہے سانپ' سانپ' سانپ' تو اس سے پوچھا جا سکتا ہے کہ بھئی کتنے سانپ ہیں؟ وہ کہہ سکتا ہے کہ ایک سانپ ہے۔ باقی تو میں تاکید کے لئے بول رہا ہوں۔ اب کوئی یہ نہیں کہے گا کہ اس نے تین سانپوں کو ا[illegible]بلکہ یہی کہا جائے گا کہ اس نے ایک ہی سانپ کے بارے میں تاکید کے لئے بار بار کہہ دیا۔ اسی طرح حضرت رکانہؓ اگر کہتے تجھے تین طلاق تو وہ کبھی قسم نہ کھاتے کہ ایک طلاق مراد ہے۔ ہاں انہوں نے اتنا کہا کہ طلاق' طلاق' طلاق۔ اب ان سے پوچھا جا سکتا ہے کہ مراد کتنی طلاق ہے؟ انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ ایک مراد ہے تو آنحضرت ﷺ نے تین کو ایک قرار نہ دیا بلکہ ایک کو ہی ایک قرار دیا۔ اس شاذ و منکر روایت کو لے کر تین طلاقوں کو ایک کرنا اور حرام کو حلال کہنا اور ساری عمر کے لئے ان کو حرام کاری کی چھٹی دینا واقعی کسی حلالی کا کام نہیں ہو سکتا۔

غیر مقلدین کا دوسرا فراڈ :

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہوتی تھیں۔ پس حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ لوگوں نے ایک ایسے معاملہ میں جلد بازی سے کام لیا ہے جس میں ان کے لئے سوچ بچار کی گنجائش تھی۔ پس اگر ہم ان تین طلاقوں کو ان پر نافذ کر دیں تو انہوں نے تین طلاق کو نافذ قرار دیا۔ (صحیح مسلم ج ۱'ص ۴۷۸)

۱---- اس قول میں تین طلاق سے کیا مراد ہے؟ اگر ہر قسم کی تین طلاقیں مراد ہوں تو پھر تو جس نے تین طہر میں تین طلاقیں دیں وہ بھی ایک شمار ہوں گی۔ اس کو غیر مقلد بھی نہیں مانتے۔ اس لئے غیر مقلدوں سے ہمارا یہی سوال ہے کہ ایک

شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں تین طہروں میں دیں' اس کے بعد پھر اپنی بیوی کو بغیر حلالہ شرعی کے رکھ لیا اور اسی قول کو وہ پیش کرتا ہے تو اس کو آپ کیا جواب دیں گے؟

۲ ---- الدعوۃ والوں نے اکٹھی تین طلاقیں جو ترجمہ کیا ہے یہ کس لفظ کا ہے؟ نہ ہی اس میں ایک مجلس کا لفظ ہے نہ جمیعًا کا۔

۳ ---- اکٹھی تین طلاقیں دینا اللہ تعالیٰ کی آیات سے استہزاء ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کی ناراضگی ہے۔ کیا صحابہ کرام ؓ بلا روک ٹوک دور نبوت' دور صدیقی اور دور فاروقی کے ابتدائی دو سالوں میں یہ گناہ کرتے رہے اور بدعی طلاق دے کر بدعتی بنتے رہے؟ صحابہ کرام ؓ کے بارہ میں یہ نظریہ رفض کا تو ہے' کیا غیرمقلدین کا بھی ہے؟

۴ ---- زید کو ایک مفتی نے یہ سنایا کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں تین طلاقیں ایک ہوتی تھیں۔ اس نے اپنی بیوی کو کہہ دیا تھا تجھے ۹ طلاق۔ اب زید اور مفتی صاحب میں جھگڑا ہے۔ زید کہتا ہے کہ یہ تین ہیں' مفتی صاحب کو حساب نہیں آتا۔ مفتی کہتا ہے ایک ہے۔ زید کہتا ہے کہ ۹ کے ایک ہونے کی حدیث دکھاؤ۔ آپ وہ حدیث دکھائیں۔

۵ ---- زید کو غیرمقلد مفتی نے یہ حدیث سنائی کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی ہیں۔ زید نے ایک طلاق صبح' ایک دوپہر اور ایک شام کو دے دی۔ غیرمقلد مفتی کہتا ہے کہ یہ ایک ہے۔ زید کہتا ہے کہ صریح حدیث سناؤ کہ تین الگ الگ مجالس میں دی ہوئی تین طلاقیں ایک ہوتی ہیں۔ آپ وہ حدیث پیش کریں۔

۶ ---- زید نے ایک طلاق پیر کو' دوسری منگل کو اور تیسری بدھ کو دی۔ کوئی ایسی حدیث پیش فرمائیں کہ تین دن میں الگ الگ دی گئی تین طلاقیں ایک ہوتی ہیں۔

۷ ---- زید نے ایک طلاق پہلے ہفتے' دوسری دوسرے ہفتے اور تیسری تیسرے

ہفتے دی۔ وہ کہتا ہے کہ ایسی حدیث دکھاؤ کہ تین ہفتوں میں الگ الگ دی ہوئی تین طلاقیں ایک ہوتی ہیں۔

۸۔۔۔۔ زید نے اپنی بیوی کو ایک طلاق اس پاکی میں دی جس میں وہ دو مرتبہ صحبت کرچکا تھا اور طلاق دینا حرام تھا۔ بیوی کو گھر سے نکال دیا۔ وہ اپنے ماموں کے ہاں چلی گئی۔ ایک ماہ بعد زید نے اس کو دوسری طلاق بھیجی۔ وہ اس وقت حائضہ تھی۔ اس کے بعد جب تیسری طلاق بھیجی تو اس وقت بھی وہ حائضہ تھی۔ اس کے بعد دو سال گزر گئے۔ وہ ایک مفتی صاحب کے پاس گیا۔ اس نے کہا کہ تینوں طلاقیں حرام تھیں، ایک بھی واقع نہیں ہوئی۔ اب وہ دونوں میاں بیوی کی طرح رہ رہے ہیں۔ اگر یہ فتویٰ درست ہے تو بھی صریح حدیث پیش فرمائیں اور غلط ہے تو بھی صریح حدیث سے جواب ارشاد فرمائیں۔

۹۔۔۔۔ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت کے ابتدائی دور میں متعہ کرلیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ہمیں اس سے منع فرمادیا۔ اہل حدیث عالم کہتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں جواز متعہ پر سب صحابہؓ کا اجماع تھا۔ حضرت عمرؓ کا روکنا ایک سیاسی حکم تھا، کوئی شرعی حکم نہیں تھا۔ اس لئے ابن عباسؓ وغیرہ نے ان سے اختلاف کیا اور پہلے اجماع پر قائم رہے۔ اس لئے جواز متعہ پر صحابہؓ کا اجماع ہے اور یہی اصل حکم شرعی ہے۔ تو اس عالم کا یہ فتویٰ درست ہے یا نہیں؟ تو کیوں؟

۱۰۔۔۔۔ غیرمقلدین کہتے ہیں کہ اکٹھی تین طلاق کے بعد خدا اور رسول ﷺ کے نزدیک بیوی خاوند کے لئے حلال تھی۔ حضرت عمرؓ نے خدا اور رسول ﷺ کے حلال کو حرام قرار دے دیا۔ خدا کے حلال کو حرام قرار دینے والے احبار رہبان یہود کو قرآن نے "اربابًا من دون اللّٰہ" کہا ہے یا خلفائے راشدینؓ۔ جواب

قرآن وحدیث سے دیں، قیاس سے نہ دیں۔

۱۱---- کیا صدر مملکت کو حق ہے کہ سیاسی ضرورت کے ماتحت خدا کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کردے؟

۱۲---- جب حضرت عمرؓ نے یہ اعلان فرمایا تو کتنے صحابہ کرامؓ اللہ اور رسول ﷺ کے حکم پر قائم رہے اور کتنوں نے اللہ اور رسول ﷺ کو چھوڑ کر عمرؓ کی شریعت کو مان لیا؟ جواب صحیح سندوں سے دیں۔

۱۳---- حضرت عمرؓ کے بعد دور عثمانی میں کتنے صحابہ کرامؓ اللہ اور رسول ﷺ کے ارشاد پر فتویٰ دیتے تھے اور کتنے حضرت عمرؓ کے قول پر؟ خود حضرت عثمانؓ کس کے ساتھ تھے؟

۱۴---- حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں ان کا اپنا فتویٰ اور ان کے مفتیوں کا فتویٰ اللہ اور رسول ﷺ کی شریعت پر رہا یا عمرؓ کی؟

۱۵---- اہل سنت والجماعت کے چاروں امام اللہ اور رسول ﷺ کی شریعت پر فتویٰ دیتے رہے یا اس مسئلہ میں عمرؓ کی شریعت پر؟ ہمیں یقین ہے کہ الدعوۃ والے ہرگز ہرگز ان سوالات کا جواب صرف قرآن وحدیث سے نہیں دے سکیں گے۔ کیونکہ اس شاذ قول کا جو مطلب غیر مقلدین لیتے ہیں اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ اربعہ رحمھم اللہ کے بارہ میں وہی ذہن بنتا ہے جو روافض کا ہے۔ خود ابن عباسؓ کا متواتر فتویٰ بھی اس شاذ قول کے خلاف ہے۔ الغرض روافض اور غیر مقلدین نے تو اس شاذ قول کا ایسا مطلب بیان کیا ہے جس سے ائمہ تو ائمہ صحابہ کرامؓ بلکہ خلفائے راشدینؓ تک پر حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے کے اعتراضات اور سیاسی اغراض کے لئے احکام شرعیہ سے خروج ثابت ہوتا ہے۔ العیاذ باللہ۔

ہاں اہل سنت والجماعت جو خلفائے راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کو معیار

حق مانتے ہیں قرآن پاک' احادیث متواترہ اور اجماع قطعی کی وجہ سے صحابہ کرام ؓ کی عظمتوں کا نقش ان کے دلوں میں ثبت ہے۔ وہ ایسے شاذ اقوال کی یا تو تاویل کرتے ہیں یا رد کرتے ہیں۔

(۱) ..... اس شاذ قول کا مدار طاؤس پر ہے۔ امام الحسین بن علی الکرابیسی اپنی کتاب "ادب القضاء" میں فرماتے ہیں: اخبرنا علی بن عبداللہ المدنی عن عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن طاوس انہ قال من حدثك عن طاوس انه كان يروى طلاق الثلاث واحدة كذبه (الاشفاق) یعنی طاؤس نے خود فرمایا کہ جو یہ کہے کہ طاؤس ایسی روایت کرتا ہے کہ تین طلاقیں ایک ہیں اس کو جھوٹا جان۔ جب طاؤس نے خود ہی اس شاذ قول کو جھٹلا دیا تو اس کو الدعوۃ والوں کے سوا کون قبول کر سکتا ہے جن کی فطرت ہی جھوٹ پسند ہے۔

(۲) ..... اس شاذ قول کا دوسرا کردار ابوالصہبا ہے۔ یہ اگر مولیٰ بن عباس ہے تو ضعیف ہے' جیسا کہ نسائی نے کہا۔ اگر دوسرا ہے تو مجہول۔ آخر حرام کاری کے بیوپاریوں کے پاس کتاب اللہ' سنت رسول اللہ ﷺ' اجماع صحابہ ؓ اور ابن عباس ؓ کے متواتر فتویٰ کے خلاف ضعیف اور مجہول راویوں کے شاذ قول کے سوا ہو بھی کیا سکتا ہے؟ ان بے چاروں کا اوڑھنا بچھونا ہی شاذ اقوال کے سہارے ہے' کتاب و سنت اور صحابہ کرام ؓ سے بغاوت ہے۔

(۳) ..... ابوالصہبا کے ان الفاظ پر بھی غور فرمالیں۔ ابن عباس ؓ سے کہتے ہیں: هات من هناتك۔ یعنی اپنی قابل نفرت اور بری باتوں سے کچھ سنائیے تو ابن عباس ؓ یہ قول سنا دیتے ہیں جو ان کے نزدیک قبیح مردود اور قابل نفرت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابن عباس ؓ فتویٰ ہمیشہ اس کے خلاف ہی دیتے رہے جو قول ابن عباس ؓ بلکہ سب صحابہ ؓ کے ہاں قبیح اور قابل نفرت ہو۔ اس کو اگر غیر مقلد قبول

نہ کریں تو اور کون کرے گا؟ ان بے چاروں کے دسترخوان پر یہی کچھ ملتا ہے۔ ایسے شاذ اور قابل نفرت اقوال کے سہارے صحابہ کرام ؓ کو شریعت کا مخالف قرار دینا ایسی ہی شاذ پسند طبیعتوں کا کام ہے جو "من شذ شذ فی النار" سے نہیں ڈرتے۔

(۳) ..... امام بخاری اور امام مسلم کے استاد امام ابوبکر بن ابی شیبہ' پھر امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے اس قول میں یہ بھی روایت کیا ہے کہ یہ اس عورت کے بارہ میں ہے جس کی رخصتی نہیں ہوئی۔ امام نسائی نے بھی اس پر یہی باب باندھا ہے اور ایسی عورت کے بارہ میں خود حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی وضاحت ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۲۵ پر موجود ہے کہ اگر اس کو یوں کہا جائے تجھے طلاق' طلاق' طلاق تو اس کو ایک ہی طلاق پڑتی ہے (اس صورت میں دوبارہ نکاح بغیر حلالہ شرعی کے جائز ہے اور سوچ بچار کی گنجائش ہے) اور اگر یوں اس کو تین طلاقیں دی جائیں کہ تجھے تین طلاق تو اس سے تین طلاقیں ہی واقع ہو جاتی ہیں۔ اب بغیر حلالہ شرعی کے اس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ جلد بازی ہے جس میں سوچ بچار کا کوئی موقع نہیں رہتا۔

اب اس شاذ قول کا مطلب یہ بنا کہ رسول پاک ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے زمانہ میں اگر رخصتی سے پہلے کوئی طلاق دیتا تو وہ یوں کہتا طلاق' طلاق' طلاق۔ اس سے اس کو ایک ہی طلاق واقع ہوتی۔ بعد میں سوچ بچار کر کے نکاح کر سکتے تھے۔ اس کا حکم آج تک یہی ہے۔ حضرت فاروق اعظم ؓ کے زمانہ میں کثرت فتوحات سے بہت سے نو مسلم ہوئے' بہت سی لونڈیاں آئیں۔ نکاح طلاق کی کثرت ہو گئی تو بعض ناواقف لوگوں نے رخصتی سے قبل طلاق بازی میں جلدی سے کام لینا شروع کر دیا اور ان کو یوں طلاق دینے لگے تجھے تین طلاق' اب تینوں طلاقیں پڑ گئیں اور وہ عورت حرام ہو گئی' بغیر حلالہ شرعی کے اب نکاح نہ

کر سکتی تھی۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے اعلان فرما دیا کہ جلد بازی کا طریقہ جو ہے اس کا حکم یہی ہے کہ تین طلاق نافذ ہو جاتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا کسی بھی صحابی یا تابعی نے کوئی حکم شرعی نہیں بدلا۔ صرف طلاق دینے والوں نے طلاق کا طریقہ بدلا۔ جو پہلا طریقہ تھا اس کا آج بھی وہی حکم ہے جو بعد والا طریقہ ہے اس کا پہلے بھی وہی حکم تھا۔ اب نہ کسی خلیفہ راشد پر اعتراض اور نہ ہی کسی صحابی پر۔

ہاں یہ بات ثابت ہو گئی کہ غیر مقلد نے یقیناً حکم شرعی بدل ڈالا اور حرام کو حلال کیا' یہی کام یہود کے احبار رہبان کرتے تھے۔ اور یہود ان کے کہنے سے خدا کے حرام کردہ احکام کو حلال سمجھ لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ یہود ان کو اربابًا من دون اللہ مانتے ہیں۔ اب بھی غیر مقلدین کی ہر مسجد اور ہر رسالے کے دفتر میں غیر مقلدین کے رب بیٹھے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال کرتے ہیں۔ ان کو جھوٹ کہہ کہہ کر کہ تین طلاقیں واقع نہیں ہوئیں سماعون للکذب کا کردار ادا کرتے ہیں اور ان سے حرام کاری کی دلالی کی فیس وصول کرکے اکالون للسحت سے اپنے پیٹ کا جہنم بھرتے ہیں۔ آہ! ان لوگوں نے کتنی عصمتوں کو تار تار کرایا' کتنے ایسے جوڑے ہیں جو ساری عمر حرام کاری کرکے اپنی اور ان کی قبروں کو جہنم کے گڑھے بنا رہے ہیں۔ حرام کاری کا ایک دلال مجھے کہنے لگا اصل بات تو یہی ہے کہ وہ عورت حرام ہے۔ لیکن اگر فتویٰ نہ بھی دیں تو بھی لوگ اسی طرح اکٹھے رہتے ہیں۔ ہم فتویٰ دے کر کچھ فیس لے لیتے ہیں۔ میں نے کہا اگر تم حکم شرعی بدل کر فتویٰ نہ دیتے وہ پھر اکٹھے رہتے تو یقیناً گنہگار ہوتے اور اپنے کو گنہگار سمجھ کر ہی گناہ کرتے۔ گناہ کو گناہ سمجھ کر کرنا گناہ ہی ہے مگر آپ کے فتویٰ کے بعد وہ اس ساری عمر کے گناہ کو حلال سمجھ کر کر رہے ہیں۔ جس سے ایمان ہی رخصت ہو جاتا ہے۔ مگر غیر مقلدین کو ایمان کی کیا

پرواہ؟ الحاصل تین طلاق کے مسئلہ میں نہ ان کے پاس قرآن ہے بلکہ ان کا مسئلہ قرآن کے بالکل خلاف ہے۔

"الطلاق مرتان" میں قرآن دو طلاقوں کو دو ہی کہتا ہے۔ جب دو دو ہیں تو تین تین ہی ہیں۔ مگر انہوں نے الطلاق مرتان کا مطلب یہ نکالا ہے کہ دو طلاقیں ایک ہیں' یہ بالکل جھوٹ ہے۔ قرآن کا انکار ہے۔ ان کے پاس صرف قیاس ہے کہ جب اس نے غلط طریقے سے طلاقیں دیں تو واقع نہ ہوئیں مگر ان کا قیاس قرآن کے بھی خلاف ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی فرمایا کہ جس نے حدود اللہ سے تجاوز کیا اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ وہ خدا سے نہ ڈرا۔ اب اس کے لئے کوئی صورت اس ندامت سے نکلنے کی نہیں یہ جب ہو گا کہ تینوں کو نافذ مانا جائے۔ غیر مقلدین کا یہ قیاس قرآن کے بھی خلاف ہوا اور وہ احادیث جو اوپر درج ہو چکیں اور اجماع صحابہؓ کے بھی خلاف ہوا اور امام طحاوی رحمہ اللہ نے ثابت کردیا کہ ان کا یہ قیاس بھی غلط ہے' کیوں کہ روافض کہتے ہیں جس طرح نکاح غلط طریقے سے نہیں ہو سکتا مثلاً عورت کسی کی عدت میں اور نکاح کرے تو نکاح نہ ہو گا' اسی طرح طلاق بھی غلط طریقے سے نافذ نہ ہو گی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ قیاس نصوص کے بھی خلاف ہے۔ حیض میں طلاق دینا گناہ ہے مگر طلاق نافذ ہو جاتی ہے۔ ایسی پاکی میں طلاق دینا جس میں حقوق زوجیت ادا کرچکا ہو حرام ہے مگر نافذ ہو جاتی ہے۔ جس طرح تمہارا قیاس نصوص کے خلاف ہے اسی طرح خود بھی غلط ہے۔ دیکھو نماز میں داخل ہونے کے لئے صحیح طریقہ سے داخل ہونا ضروری ہے کہ نماز کی شرائط مکمل ہوں' پھر نماز میں تحریمہ کہہ کر داخل ہو' لیکن نماز سے نکلنے کے لئے اگر صحیح طریقے سے نکلے گا سلام پھیر کر تو یقیناً نماز سے نکل گیا اور کوئی گناہ نہ ہوا' لیکن اگر سلام کی بجائے بول چال شروع کردی' اٹھ کر بھاگ کھڑا ہوا' کچھ کھانا پینا شروع کردیا تو بھی یہ یقیناً نماز سے نکل

گیا۔ ہاں ساتھ گناہ بھی ہوا۔ اسی طرح اگر طلاق صحیح طریق سے دی تو ایسا ہے جیسے شرعی طریقہ سے نماز سے نکل گیا اور اگر طلاق غیر شرعی طریقے سے دی تو بھی طلاق ہو گئی' مگر ساتھ گناہ بھی ہوا' جیسے غیر شرعی طریقے سے نماز سے نکلنے والے کو گناہ ضرور ہوا' مگر نماز سے نکل گیا۔ بہرحال غیر مقلدین کا یہ مسئلہ کہ شرعی طلاق ایک نافذ ہوتی ہے اور باقی دو نافذ نہیں ہوتیں نہ قرآن میں ہے' نہ حدیث میں' نہ کسی صحابی کا مسلک' نہ مجتہد کا۔ یہود کے احبار رہبان کی طرح خدا اور رسول ﷺ سے بغاوت کر کے ان لوگوں نے شریعت کے حرام کو حلال کر رکھا ہے۔

نوٹ : ان شاذ اقوال کے سہارے کے لئے ایک اور جھوٹی کہانی گھڑی گئی کہ حضرت عمرؓ کو اس پر ندامت ہوئی تھی۔ اس کا گھڑنے والا خالد بن یزید ہے۔ امام ابن معین فرماتے ہیں کہ وہ اپنے باپ پر ہی جھوٹ نہ بولتا بلکہ صحابہ کرامؓ پر بھی جھوٹ بولتا تھا (میزان الاعتدال ج ۱' ص ۶۴۵) آخر حرام کاروں کو حرام کاری کے لئے ایسے کذابوں کے سہارے ہی ملیں گے۔

حلالہ شرعی :

قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ شوہر اگر اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے دے تو وہ اس کے لئے حلال نہیں رہتی' یہاں تک کہ وہ عورت (عدت کے بعد) دوسرے شوہر سے نکاح (صحیح) کرے (اور نکاح کے بعد دوسرا شوہر اس سے صحبت کرے' پھر مر جائے یا از خود طلاق دے دے اور اس کی عدت گزر جائے تب یہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگی اور وہ اس سے دوبارہ نکاح کر سکے گا) یہ حلالہ شرعی ہے۔

تین طلاق کے بعد عورت کا کسی سے اس شرط پر نکاح کر دینا کہ وہ صحبت کے بعد طلاق دے دے گا یہ شرط باطل ہے اور حدیث میں ایسا حلالہ کرنے اور کرانے والے پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ تاہم ملعون ہونے کے باوجود اگر دوسرا

شوہر صحبت کے بعد طلاق دے دے تو عدت کے بعد عورت پہلے خاوند کے لئے حلال ہوجائے گی اور اگر دوسرے مرد سے نکاح کرتے وقت یہ نہیں کہا گیا کہ وہ صحبت کے بعد طلاق دے دے گا لیکن اس شخص کا اپنا خیال یہ ہو کہ وہ عورت کو صحبت کے بعد فارغ کردے گا تو یہ صورت موجب لعنت نہیں۔ اسی طرح اگر عورت کی نیت ہو کہ وہ دوسرے شوہر سے طلاق حاصل کرکے پہلے شوہر کے گھر میں آباد ہونے کے لائق ہوجائے گی تب بھی گناہ نہیں۔ ہاں بغیر دوسرے خاوند سے نکاح کئے وہ عورت پہلے مرد پر قطعاً حرام ہے۔

غیر مقلدین نے اس حرام کاری کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ وہ تین طلاق کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کئے بغیر پہلے مرد کے سپرد کردیتے ہیں جو قرآن و سنت اور اجماع امت کے مطابق بالکل حرام ہے۔ آج اکثر جو لوگ غیر مقلد بن رہے ہیں وہ اسی لئے کہ مذاہب اربعہ میں حرام کاری کی کوئی گنجائش نہیں اور ان غیر مقلدین کے ہاں یہ ساری عمر کی حرام کاری پیشے کی صورت اختیار کرگئی ہے۔ حرام کاری کے یہ دلال حلالہ کے خلاف خوب زور لگا رہے ہیں تاکہ ہمارے کاروبار حرام کاری پر پردہ پڑا رہے۔ انہیں اگر باشرط حلالہ سے انکار ہے تو اس شرط کو احناف بھی ناجائز اور موجب لعنت کہتے ہیں۔ فقہ حنفی کو گالیاں دینے والے کیا اس کا جواز فقہ حنفی سے نکال سکتے ہیں' اور اگر وہ اس شرط والے حلالہ کے مخالف ہیں تو کیا وہ بلا شرط حلالہ کرواتے ہیں' اس کے کتنے سنٹر انہوں نے کھولے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے باوجود لعنت کرنے کے ان کو حلال کرنے والا فرمایا' حرام کرنے والا نہیں فرمایا اور جس کے لئے حلال کی گئی فرمایا' جس کے لئے حرام کی گئی نہیں فرمایا۔ غیر مقلدو! کتاب و سنت سے بغاوت کرکے کب تک شریف گھرانوں کو ساری عمر کی حرام کاری پر لگائے رکھو گے۔ الدعوۃ میں بھی یہ تو مانا ہے البتہ یہ طے کئے بغیر اگر وہ خاوند اپنی مرضی سے طلاق دے تب پہلے خاوند

سے نکاح ہو سکتا ہے اور یہی طریقہ قرآن میں جائز ہے۔ تم نے کہاں اس طریقے پر عمل کرایا۔ تم تو قرآن کے اس جائز طریقے کو توڑ کر ساری عمر کی حرام کاری پر لگا رہے ہو۔

اس مسئلہ میں یہ بغاوت تو قرآن و سنت، صحابہ کرام ؓ اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ سے کر رہے ہیں مگر شور مچاتے ہیں کہ اللہ نے کسی متعین فقہ کے ماننے کا حکم نہیں دیا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر کسی متعین فقہ کے ماننے سے منع فرمایا ہو تو وہ آیت یا حدیث ضرور پیش کریں۔ یہ دلائل نہیں آپ کی بوکھلاہٹ کے آثار ہیں۔ آپ کے بڑے بھائی اہل قرآن بھی اس قسم کی بہکی بہکی باتیں کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک عربی قرآن نازل کیا تھا۔ یہ جو صحاح ستہ کے نام سے چھ عجمی قرآن بنالئے گئے ہیں ان کے ماننے کا کہیں اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا۔ اس فرقے کا حال یہی ہے کہ دلائل سے خالی ہونے کی وجہ سے اپنی پریشانی کو چھپانے کے لئے فقہ کو گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ حلالہ کی شرط باطل ہے اور متعہ بھی حرام ہے، لیکن یہ لوگ جو بغیر دوسرے نکاح کے عورت کو پہلے مرد کے سپرد کر دیتے ہیں یہ ان دونوں سے بڑا گناہ اور حرام ہے۔ ساری عمر کا گناہ اور ناجائز اولاد، اتنے بڑے حرام پر عمل کرنا اور شرط حلالہ کے خلاف شور مچانا ایسا ہی ہے کہ کوئی بدکار عورت بر سرعام زنا میں مشغول ہو اور کسی گھر ستن کو گالیاں دے رہی ہے کہ بڑی بے شرم ہے، دوپٹہ سرک گیا ہے اور اس کا کان غیر محرم کو نظر آگیا ہے۔ یہی حال ان حضرات کا ہے، کبھی اپنے حرام کاروں کو یہ کہہ کر تسلی دیتے ہیں کہ حلالہ سے بے حیائی اور بے شرمی پھیلے گی۔

یہ ایسے ہی ہے جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر چوروں کے ہاتھ کاٹنے کی حد نافذ ہوگی تو سارا ملک ٹنڈا ہو جائے گا۔ اصل بے شرمی اور بے حیائی کی ذمہ داری تو ان پر ہی ہے جو بغیر دوسرے نکاح کے بیوی واپس کر دیتے ہیں۔ اس سے

لوگوں میں تین طلاقیں دینے کی جرات بڑھی ہے اور حرام کاری عام ہو گئی ہے۔ آپ تجربہ کرکے دیکھ لیں کہ ایک آدمی کو کہیں کہ قرآنی حکم کے مطابق دوسرے نکاح کے بغیر یہ (بیوی) تجھے نہیں مل سکتی اور اس عورت کا دوسرا نکاح ہو جائے تو اس ایک واقعہ کے بعد سالوں تک کوئی تین طلاق کا نام نہ لے گا۔ جس طرح چوروں پر حد نہ لگا کر چوروں کی جرات بڑھائی گئی اسی طرح اس مرد کو یہ سزا معاف کرکے مریض دلوں کو تین طلاقیں دینے کی آپ لوگوں نے جرات دلائی ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے تمام فتنوں کے شر سے محفوظ فرمائیں، آمین۔